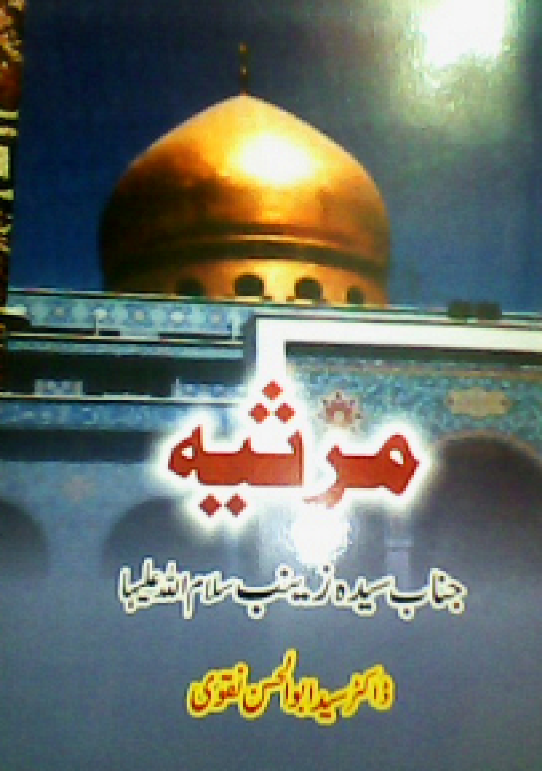
مرثیہ
جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا
ڈاکٹر سید ابوالحسن نقوی

بسم الله الرحمن الرحيم

مرثیہ

جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ

مرثیہ جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

برائے ایصالِ ثواب

سیّدہ سردار فاطمہ مرحومہ دختر سید ظہیر حسین زیدی مرحوم

منجانب:

سید حسن نقوی

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی و بیگم صاحبہ

ڈاکٹر مہدی حسن نقوی و بیگم صاحبہ

سیدہ تسلیم فاطمہ نقوی

ڈاکٹر سیدہ خاورہ جبین نقوی

اعجاز فاطمہ نقوی

شفق فاطمہ نقوی

ڈاکٹر ہما زہرا نقوی

ارم زہرا نقوی

پتہ

C/۶۱۳/ گل گشت کالونی ملتان

فون: 061-6520406

مرثیہ

بخدمت عصمت مآب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

عورت کو خلق جب کیا رب کریم نے
عادت میں اس کو رحم دیا ہے رحیم نے
عصمت سے متّصف کیا عقل سلیم نے
عظمت کا دے دیا شرف اسکو عظیم نے
رتبے میں مرد و زن کو برابر بنا دیا
عورت کو ماں کے روپ میں برتر بنا دیا

بندھن میں ازدواج کے آتی ہے جب نساء
بن جاتی ہے وہ مرد کا مشکل میں آسرا
صبر و رضا سے لیتی ہے گھر بھر کا جائزہ
حالات جس طرح کے ہوں کرتی ہے وہ وفا
شوہر پہ سایہ کرتی ہے مشکل کی دھوپ میں
ہو صالحہ تو حور ہے بیوی کے روپ میں

عورت اگر ہو ماں تو ہے پھر اور با وقار
اولاد ہی سے ملتا ہے دل کو اسے قرار
محسوس جب بھی بچہ کرے دل میں اضطرار
راتوں کو چونک چونک کے اٹھتی ہے بار بار
بچوں کے حق میں نعمت اللہ ماں کی ذات
ہر وقت ان کے دکھ سے ہے آگاہ ماں کی ذات

فطرت میں ہے نساء کی فقط اپنے گھر کا خواب
گھر کے لیے وہ کرتی ہے ہر شے کا انتخاب
گر ہو وفا شعار تو ہوتی ہے کامیاب
کنبے سے میل جول میں وہ ہے کھلی کتاب
اہل و عیال کے لئے گھر بار کے لئے
عورت بنی ہے پیار کے اظہار کے لئے

دختر رسول پاک ؐ کی عالم میں بے مثال
اولاد فاطمہ ؑ ہی کا دیکھا ہے یہ کمال
عظمت کو ان کی آج بھی آیا نہیں زوال
عصمت پہ جن کی کر نہیں سکتا کوئی سوال
بیٹی نبی کی دین کی توقیر بن گئی
معبود و عبد کے لئے زنجیر بن گئی

والد علی ؑ ہو والدہ ہو فاطمہ ؑ اگر
اس کے مقابلے میں کہاں آئے گا بشر
زینب ؑ کی جنگ ہو گئی تاریخ میں امر
صبر و رضا سے کاٹ دیئے دشمنوں کے سر
باطل کے حق میں حیدری للکار بن گئی
بپھری تو بوتراب ؑ کی تلوار بن گئی

بیٹی کی حیثیت سے رکھی فاطمہؑ کی لاج
وہ تھی علیؑ کے علم وشجاعت کا امتزاج
بدلا ہے جس نے صبر سے ظالم کا ہر رواج
عالم میں خوف کھاتا ہے زینبؑ سے سامراج
جس نے خدا کے دین کو رکھا سنبھال کے
مشکل سے اس کو لے گئی تنہا نکال کے

رشتہ بہن کا کرب و بلا میں نبھا دیا
بھائی کے حق میں سارا بھرا گھر لٹا دیا
دشت بلا کو دین کا مرکز بنا دیا
بے پردگی کو پردہ عصمت اوڑھا دیا
نصرت فقط نہیں ہے یہ بھائی کے واسطے
زینبؑ ہے دستگیر خدائی کے واسطے

دشتِ بلا میں ہو گئی مجبور اک بہن
وہ دے سکی نہ بھائی کی میت کو بھی کفن
اس ظلم کا گواہ ہے کرب و بلا کا بن
خیمے جلا کے ہاتھ میں باندھی گئی رسن
وہ ظلم ڈھائے ان پہ یزیدی نظام نے
بھائی کا حلق کٹ گیا زینبؑ کے سامنے

اب کربلا میں آیئے ماؤں کو دیکھیے
بچوں کی زیر تیغ اداؤں کو دیکھیے
ماؤں کی تربیت کی جزاؤں کو دیکھیے
مشکل گھڑی میں ان کی وفاؤں کو دیکھیے
ماؤں نے دین حق کا مقدر بنا دیا
بچوں کو پال پوس کے لشکر بنا دیا

زینبؑ سی ماں اگر ہو تو ہے ممتا کا ناز
قرباں پسر کو کر کے جو پڑھتی رہی نماز
صبر و رضا میں ہوگئی ماؤں میں سرفراز
وہ ماں کہ جس کے صبر پر اللہ کو ہے ناز
زینبؑ وہ ماں اصول نرالے جو دے گئی
امت کو اپنی گود کے پالے جو دے گئی

قربان جس نے کر دیا بیٹوں کو بھائی پر
حیراں کائنات ہے زہراؑ کی جائی پر
ممنون دیں ہے آج بھی مشکل کشائی پر
اس سے خدا کو ناز ہے اپنی خدائی پر
عورت کے حق میں منبع ایثار بن گئی
زینبؑ خدا کے دین کی للکار بن گئی

تاریخ میں ملے گی نہ ایسی کہیں بھی ماں
جس نے نہیں کی بچوں کی لاشوں پہ بھی فغاں
باندھی گئی ہو جس کی کلائی میں رسیاں
اس پر بھی وہ بکھیر دے ظالم کی دھجیاں
خطرہ ہو بات بات پہ جب اس کی جان کو
اس دم وہ زیر کر کے رہے حکمران کو

وہ ماں جو ریگزار میں ماؤں کا آسرا
وہ بن گئی تھی دشت میں بچوں کی ناصرہ
جس کو کیا تھا اہل شقاوت نے بے ردا
جو دے سکی نہ عابدِ بیمار کو دوا
دین خدا کی فکر تھی اس حق شناس کو
دیکھا نہ جس نے دشت میں بچوں کی لاش کو

بنتِ بتولؑ جس نے بھرا گھر لٹا دیا
گھربار اپنا چھوڑ کے جنگل بسا دیا
بیٹوں کے سر کو نصرت دیں میں کٹا دیا
جس نے یزید وقت کو نیچا دکھا دیا

عورت کے روپ میں وہ خدا کی امان تھی
مٹھی میں اس کی بند زمانے کی جان تھی

دشت بلا میں جب وہ بھرا گھر لٹا چکی
اکبرؑ کا غم کلیجے پہ اپنے اٹھا چکی
عباسؑ کے لیے بھی وہ آنسو بہا چکی
بھائی کا داغ اپنے جگر پر سجا چکی

جس پر فدا تھی اب اسی بھائی سے چُھٹ گئی
سر کی ردا بھی شام غریباں میں لُٹ گئی

زینبؑ نے پھر سنبھالا حسینیؑ نظام کو
لے کر چلی وہ دین الٰہی کے کام کو
دیتی رہی دلاسے ہر اک تشنہ کام کو
پیہم سنبھالتی رہی چوتھے امامؑ کو

زینبؑ پدر کے عزم کی تصویر بن گئی
بعدِ حسینؑ دشت میں شبیرؑ بن گئی

سالار قافلہ بنی وہ قتل گاہ میں
مقصد بڑا عظیم تھا اسکی نگاہ میں
ہونا تھا سرخرو اسے اس بارگاہ میں
دین آ گیا تھا بنتِ علیؑ کی پناہ میں

اب تک نہ ہو سکا تھا جو وہ کام کر دیا
زینبؑ نے خود یزید کو گمنام کر دیا

بنت علیؑ نے رسمِ عزائی بچائی ہے
دین خدا کی ساری بھلائی بچائی ہے
چادر لٹا کے جس نے خدائی بچائی ہے
سب انبیائے دین کی کمائی بچائی ہے
ظالم سے جنگ کیلئے اک شور مچ گیا
اس کے طفیل دین تباہی سے بچ گیا

جو ظلمتوں میں چلتی رہی آگہی کے ساتھ
پردے کی لاج رکھی ہے بے پردگی کے ساتھ
اس کے عمل کا فیض ہے ہر آدمی کے ساتھ
رشتہ ہے ہر اسیر کا بنتِ علیؑ کے ساتھ
روتے ہیں لوگ سن کے مظالم کو آج بھی
زینبؑ کا خوف ہوتا ہے ظالم کو آج بھی

زینبؑ کا صبر دین کے سانچے میں ڈھل گیا
جس نے لگائی آگ وہی آپ جل گیا
ساری یزیدیت کا جنازہ نکل گیا
جو ڈگمگا رہا تھا قدم وہ سنبھل گیا
زینبؑ نے پشت لشکرِ باطل کی توڑ دی
تنہا یزیدِ وقت کی گردن مروڑ دی

اللہ رے وہ زینبؑ کبریٰ کا حوصلہ
منظر کسی بہن کو دکھائے نہ یہ خدا
خنجر تلے تھا دشت میں شبیرؑ کا گلا
خیموں کے ساتھ دامنِ معصوم بھی جلا
عباسؑ کچھ مدد کرو ہمشیر کیا کرے؟
تم ہی بتاؤ زینبؑ دلگیر کیا کرے؟

دشت بلا میں شامِ غریباں کا وہ سماں
سہمے ہوئے ہیں بچے تو خاموش بیبیاں
بے رحم ہے زمین تو ظالم ہے آسماں
عابدؑ دکھائی دیتے ہیں بیمار وناتواں
آئی ہے اس کے پاس نیابت امام کی
زینبؑ ہی اب کرے گی حفاظت خیام کی

صبح ومسا ہے اک ملکِ الناس کا خیال
ہر وقت آتا رہتا ہے عباسؑ کا خیال
دل میں کبھی سکینہؑ کی ہے آس کا خیال
بچی کے زخمی کان کا اور پیاس کا خیال
بھائی ہے قتل گاہ میں بے گور و بے کفن
اہلِ حرم کے واسطے زنجیر اور رسن

زینبؑ کی زندگانی اسیری میں ڈھل گئی
اک شمع انقلاب کی صحراء میں جل گئی
عباسؑ کا علم لیے زینبؑ نکل گئی
ہچکولے کھاتی دین کی کشتی سنبھل گئی
جو ڈوبنے کو تھا وہ سفینہ سنبھل گیا
صحرا میں اک چراغ ہدایت کا جل گیا

افلاک ہفت تک کی رسائی ہے جس کے پاس
کل انبیاء کی ساری کمائی ہے جس کے پاس
حق جسکے پاس حق کی رسائی ہے جسکے پاس
بے پردگی میں ساری خدائی ہے جس کے پاس
با اختیار اتنی ہے بنت علیؑ کی ذات
جس نے بچایا دین کو وہ ہے اسی کی ذات

جب قافلہ رواں ہوا کرب و بلا سے آہ
زینبؑ نے غمزدوں کو دیئے ہیں دلاسے آہ
بچوں کو وہ بچاتی تھی تپتی ہوا سے آہ
شکوہ کیا نہ رنج و الم میں خدا سے آہ
مشکل میں دینِ حق کی نگہبان بن گئی
مظلومیت کی فتح کی پہچان بن گئی

خطبے دیئے وہ راہ میں عالی جناب نے
پایا دوام جن سے خدا کی کتاب نے
کتنا اثر دکھایا ہے اس کے خطاب نے
اس سے جنم لیا ہے نئے انقلاب نے
اس کی گواہی دے گیا وہ شام کا سفر
زینبؑ کا بن گیا سفر اسلام کا سفر

ایسا سفر کہ جس میں تھے سجادِؑ ناتواں
سر ننگے بے پلانوں کے اونٹوں پہ بیبیاں
بے پردگی میں جاتا تھا رانڈوں کا کارواں
بچوں کے سر پہ زینبؑ کبریٰ تھی سائباں
مشکل میں اہل حق کی حفاظت کے واسطے
زینبؑ چنی گئی تھی قیادت کے واسطے

کس طرح بھول سکتی ہے زینبؑ دیارِ شام
بے پردگی میں لوگوں کا ہر سمت ازدھام
زنجیر و طوق پہنے تھا سجادؑ سا امام
ظالم کے روبرو کیا عورت نے وہ قیام
تنہا بقائے دین کا سامان کردیا
زینبؑ نے کائنات پر احسان کردیا

مجبور تھی جھکی نہیں ظالم کے سامنے
اس کو خراج فتح دیا تھا عوام نے
دے دی شکست ظلم کو اس کے کلام نے
اس کا جلال دیکھ لیا اہلِ شام نے
پھر پھر کے بے ردائی میں بلوائے عام میں
بیٹی علیؑ کی آ گئی دربار شام میں

بولا یزید حق نے کیا مجھ کو سرفراز
تم کو کیا ہے پست دیا مجھ کو امتیاز
تم کو بڑائی کا نہیں حاصل کوئی جواز
بخشا ہے حق نے مجھ کو خلافت کا فخر و ناز
یہ منظر، آج خاص ہوں یا عام دیکھ لیں
بیعت نہ کی جنہوں نے وہ انجام دیکھ لیں

عزت ملی ہے حق سے مجھے اس لڑائی میں
کہنا ہو کچھ تمہیں تو کہو اب صفائی میں
بیعت، ہی ہو میری اب ہے تمہاری بھلائی میں
پوچھے گا کوئی تم کو نہ ساری خدائی میں
توقیر کی ہے اب نہ شرافت کی بات ہے
اس وقت اس جہان میں طاقت کی بات ہے

ضد سے اٹھا چکی ہو جو نقصان دیکھ لو
بے کس ہو تم میں وقت کا سلطان دیکھ لو
کیا ہے تمہاری زیست کا سامان دیکھ لو
بیعت کرو تو میں ہوں نگہبان دیکھ لو
طاعت کرو میری تو یہی ہے بھلے کی بات
اس قید و بند سے تمہیں مل جائے گی نجات

اللہ کا کرم کہ ہوا ہوں میں کامیاب
نازل ہوا تمہارے سروں پہ کڑا عذاب
طاقت کا میری تم نہیں دے پاؤ گی جواب
میرے مخالفین کا خانہ ہوا خراب
عبرت جو چاہو اپنے لٹے گھر کو دیکھ لو
جو جسم سے جدا ہوا اس سر کو دیکھ لو

سن کر یہ آئی غیظ میں زینبؑ جگر فگار
بولی سنبھال اپنی زباں اے فریب کار
کس بات پر غرور تو کرتا ہے نابکار
نسلوں پہ تیری پڑ کے رہے گی خدا کی مار
تیر و تبر سے تیغ سے لشکر کے شور سے
کب ہم نے خوف کھایا ہے طاقت کے زور سے

تو کیا ہے اور کیا یہ ترا اقتدار ہے
بندوں کی دیکھ بھال کو پروردگار ہے
اب چند روز ہی کا ترا اختیار ہے
اور پھر ترے نصیب میں دوزخ کی نار ہے
پروانہ تجھ کو دیں کی نہ قرآں سے واسطہ
اب بے نقاب کرنا تجھے فرض ہے مرا

اب کیا تری مجال کرے اس طرح کلام
ہم وہ ہیں جن کو حق نے دیا ہے بڑا مقام
تجھکو نہیں ہے آل نبی کا بھی احترام
تو کامیاب ہے یہ ترا ہے خیال خام
خطرہ نہیں ببول سے غنچوں کو پھول کو
تو کون جو بدل دے خدا کے اصول کو

ناپاک تو ہے تیرے ارادے کہاں ہیں پاک
ہم سب نجوم عرش ہیں تو ہے غلیظ خاک
ہو جائے گا نظام ستم تیرا جلد پاک
میں دیکھتی ہوں قسمت اسلام تابناک
فکرِ بنو امیّہ کا حامل یزید ہے
تو بھی پلید تیرا نسب بھی پلید ہے

تیرا خیال ہے کہ ہوا ہے تو کامیاب
ذرات سے چھپا ہے کہیں روئے آفتاب
ہے تیرے انتظار میں اللہ کا عذاب
ہے دور روزِ حشر تو دے گا یہیں حساب
اب فکر کر کہ دن ترے تھوڑے ہیں اے لعین
تجھکو پناہ بھی نہ ملے گی سرِ زمین

حق نے ہمارے گھر میں اتارا کتاب کو
ہم پر دُرود پڑھتی ہے دنیا ثواب کو
دشمن بھی جانتا ہے یہاں بوترابؑ کو
کوئی نہیں جو روک لے تیرے عذاب کو
دینِ خدا کی آل ہی سے زیب و زین ہے
اب تری موت کیلئے نام حسینؑ ہے

بیٹھے ہوں اس طرح پس پردہ ترے حرم
ناموس مصطفیٰ سرِ دربار، ہے ستم
ہے آلِ مصطفیٰ ہی پہ اللہ کا کرم
نیزوں پہ ان کے سر ہیں تو اس کا نہیں ہے غم
خیمے جلیں، ردا چھنے، لٹ جائے سارا گھر
ہم وہ ہیں جن کا ظلم کے آگے جھکا نہ سر

ہم وہ ہیں جن کے گھر میں اتارا گیا رسولؐ
بابا علیؑ ہے میرا تو ماں ہے مری بتولؑ
پھر کس طرح سے ہم کریں بیعت تری قبول
کیا خوف سے ترے بھلا ہم چھوڑ دیں اصول
تو یہ سمجھ رہا ہے کہ تو کامیاب ہے
جا تجھ پہ دل سے بھیجنی لعنت ثواب ہے

جو کچھ کیا ہے اس پہ ذرا سوچ اے لعین
برباد کر دیا ہے رسول خدا کا دین
اسلام کے لیے تو بنا مار آستین
قدموں سے تیرے اب ہے نکلنے کو بس زمین
لگتا ہے تو بھی تنگ تھا اپنی حیات سے
بدبو سی آ رہی ہے تری بات بات سے

ارض وسماء بھی کرتے ہیں اس گھر کا احترام
بس پنجتن کے نام سے باقی ہے سب نظام
ہم میں سے آخری ہے نبی ہم میں سے امام
ہم پر ہوا ہے سن لے نبوت کا اختتام
گر ہم نہ ہوں تو سارا زمانہ ہو دھوپ میں
سایہ ہے عالمین پہ اس گھر کے روپ میں

تو بن کے آج بیٹھ گیا ہے امیرِ شام
تیرا نہیں ہے اپنے قبیلے میں احترام
تجھ سے دکھی خواص ہیں اور تنگ ہے عوام
دیتا نہیں ہے زیب کہ تجھ سے کروں کلام
تو کامیاب بیٹھا ہے اپنے خیال میں
مہلت کا ذکر ہی نہیں تیرے زوال میں

اے کم نسب مقابلہ کرتا ہے آل سے
شجرے کو بھول جاتا ہے میرے خیال سے
ڈرتا تھا تو حسینؑ کے جاہ و جلال سے
لیکن نہ بچ سکے گا تو اپنے زوال سے
ڈھونڈے سے بھی ملے گی نہ تجھ کو اماں کہیں
اک روز ہوگا تو کہیں اور تیری جاں کہیں

تو یہ سمجھ رہا ہے تجھے مل گیا دوام
مارے گئے حسینؑ تو قصہ ہوا تمام
بیٹھی ہے تیری گھات میں بربادیاں تمام
زینبؑ کے اختیار میں ہو گا دیارِ شام
تو ہے یزید حق سے خیانت کا مستحق
ہے اب سے عالمین کی لعنت کا مستحق

انسانیت کے نام پر دھبہ تیرا وجود
سر کاٹ کر حسینؑ کا کرتا رہا سجود
انسانیت کی توڑ دیں تو نے سبھی قیود
لعنت کا مستحق تو ہے تو ہم پہ ہے درود
اللہ کے رسولؐ کا گھر بار لوٹ کے
جائے گا کس مقام پہ دوزخ سے چھوٹ کے

اب تو تمام عمر بھی کر لے اگر سجود
اے فتنہ گر غلیظ رہے گا ترا وجود
تا حشر سب پڑھینگے مگر آلؑ پر درود
عظمت کی پنجتنؑ کے نہیں کوئی بھی حدود
عالم کا یہ نظام ہمارے ہی دم سے ہے
توقیرِ اہلبیت خدا کے کرم سے ہے

حق نے ہمیں ہی بھی بخشی ہے توقیر کائنات
سب کے لیے بنایا ہمیں باعث نجات
بانٹی ہے ہم نے مردہ دلوں کو نئی حیات
قائم ہمارے خوں سے ہے اسلام کا ثبات
جس گھر کا تذکرہ ہو خدا کی کتاب میں
کیا تیرا دخل اُس کی فضیلت کے باب میں

☆☆☆

نذرانۂ عقیدت

ڈاکٹر عاصی کرنالی

بزمِ جہاں سے رحلتِ سردارفاطمہ
قسمت میں اپنی فرقتِ سردار فاطمہ

جیسے گُلِ شگفتہ سے خوشبو کا ہو سفر
دنیا سے یوں تھی رخصتِ سردار فاطمہ

حسنِ عمل سے اپنے وہ تھیں فخرِ مومنات
اللہ رے یہ عظمتِ سردار فاطمہ

ایک ایک سانس ذکرِ خدا میں بسا ہوا
ایک ایک پل عبادتِ سردار فاطمہ

وہ جذب تھیں اطاعت آلِ رسولؐ میں
بے مثل تھی مودّتِ سردار فاطمہ

پیکر تھیں دین و آگہی وعلم و فضل کا
یہ رتبہٗ لیاقتِ سردار فاطمہ

وہ بے مثال تربیت اولاد کے لئے
اولاد نقشِ سیرتِ سردار فاطمہ

اولاد دین دار و خوش اخلاق نیک نام
ہے خون میں نجابتِ سردار فاطمہ

زیرِ ردائے فاطمہ زہراؑ ہیں خلد میں
یہ تا ابد فضیلتِ سردار فاطمہ

وہ جا چکیں مگر ہمیں کامل یقین ہے
ہم پر رہے گی برکتِ سردار فاطمہ

☆☆☆